4991- لڑکی اسلام توقبول کرنا چاہتی ہے لیکن کچھ اسلامی احکامات پر عمل نہیں کرنا چاہتی مثلا پردہ اور نمازوں میں اوقات کی پابندی

سوال

میں فرانس کے ایک کیتھولک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئی ہوں جہاں کے لوگ اپنے دین پر بہت مضبوطی سے عمل کرتے ہیں، اور میں بھی اس کا احترام کرتی ہوں۔

میں اسلام کو بہت چاہتی اور اس کا اہتمام کرتی ہوں لیکن دو معاملے ایسے ہیں جو مجھے اسلام قبول کرنے سے روک رہے ہیں :

پہلا تو یہ ہے کہ : میں عورت ہونے کے ناطے کچھ اسلامی امور سے موافقت نہیں رکھتی، مثلا مرد کی ایک سے زیادہ بیویاں، شادی شدہ زانی عورت کو رجم کرنا، یہ کہ میں ہر وقت اپنے محرم پر ہی اعتماد کروں اور اس کے ساتھ ہی کہیں نکلوں۔

دوسرا : اور جس طرح کہ یورپ میں ایک مسلمان عورت کی بنا پر رہنا مشکل ہے، میں اپنے کام میں پردہ نہیں کر سکتی، اور یا پھر مردوں سے مصافحہ نہ کرنا، اور دن میں پانچ بار نماز کی ادائیگی، اور پھر میرے والدین بھی جن خاص کر والدہ بیمار ہے اگر انہیں میرے اسلام کا علم ہوا تو وہ خوش نہیں ہوں گے، تو میرا سوال یہ ہے کہ :

میں اس حالت میں کس طرح اسلام قبول کر سکتی ہوں، اور کیا اسلام کے کچھ مطالبات میں کمی بھی ہے ؟

یعنی کیا اسلام میں کچھ ایسی اشیاء ہیں جنہیں میں چھوڑ بھی سکتی ہوں انہین قبول نہ کروں، یا کہ میرا انتظار کرنا افضل ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہم نے مندرجہ ذیل سوال فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیا
:

سوال :

ایک کافرہ عورت کہتی ہے کہ میں اسلام قبول کرتی ہوں لیکن میری شرط ہے کہ میں پانچوں
نمازیں دن کے آخری حصہ میں پڑھوں گی، اس لیے کہ میں کام پر نماز ادا نہیں کر سکتی
اور اسی طرح میں بیویوں کی ایک سے زیادہ ہونے میں بھی موافقت نہیں کرتی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

الجواب :

الحمد للہ :

اگر تو وہ اسلام قبول کرنا اور آگ سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے تو ہمارے خیال میں اسے اسلامی احکامات کی پابندی کرنی چاہیئے ۔

لیکن وہ حکما یہ کہے کہ میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کو تسلیم نہیں کرتی ، اس کی کلام سے توظاہر یہی ہوتا ہے کہ وہ اسے شرعا قبول نہیں کرتی یا پھر وہ یہ کہنا چاہتی ہے کہ میں تو نماز اپنے کام سے فارغ ہو کر ہی ادا کروں گی ، تو اس کا یہ قول ہم تسلیم نہیں کرتے ۔

سؤال : کتاب "منتقی الاخبار" میں مؤلف نے فاسد شرط کے ساتھ بھی اسلام صحیح ہے کے باب میں مندرجہ ذیل حدیث ذکر کی ہے :

وھیب رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالی سے قبیلہ ثقیف کی بیعت کے بارہ میں سوال کیا تو وہ کہنے لگے :

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرط رکھی کہ وہ نہ تو جھاد کریں گے اور نہ ہی زکاۃ ادا کریں گے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ جھاد بھی کریں گے اور زکاۃ بھی ادا کریں گے

تو کیا اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ اگر ہمارے پاس کوئی کافر آکر کہے کہ میں ایک شرط کے ساتھ مسلمان ہوتا ہوں کہ میں پانچوں نمازیں دین کے آخر میں اکٹھی کر کے ادا کروں گا

تو کیا یہ حدیث اس شخص کی حالت سے مشابہ نہیں ۔

شیخ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : نہیں یہ اس کے مشابہ نہیں اس لیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ کہا گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ جب وہ اسلام قبول کرلیں گے تو نماز بھی ادا کریں گے ، اور یہ امور غیبیہ میں سے ہے جسے ہم نہیں جانتے ۔

(یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ شرط قبول کرلی کیونکہ اللہ تعالی نے انہیں یہ غیبی بات بتادی کہ جب یہ لوگ اچھی طرح اسلام قبول کرلیں گے تو جھاد بھی کریں گے اور زکاۃ بھی ادا کریں گے ۔

لیکن ہمارے لیے یہ ممکن نہیں کہ ہم غیب کی چیزوں کا علم حاصل کر سکیں کہ آیا یہ کافر مستقبل میں کیا کرے گا)

اوراگر ہم کفار کی شرطیں تسلیم کرنا شروع کردیں تو اسلام بکھر جائے گا اس لیے کہ ایک کافر یہ شرط لگائے گا کہ اس کے لیے زنا جائز کیا جائے اوردوسرا کہے گا میرے لیے شراب نوشی حلال کرو ، اور تیسرا یہ شرط لگائے گا ۔ ۔ ۔ ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اہل خیبر کے پاس بھیجا تھا تو یہ کہا کہ تم اسلام میں جتنے بھی اللہ تعالی کے حقوق ان پر واجب ہوتے ہیں ان کی انہیں خبر دینا ۔

تو اس لیے اسلام کی جو شرطیں ہیں ان کا ماننا اور پورا کرنا ضروری ہے ، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی جب یمن بھیجا تو انہیں فرمایا تھا کہ تم انہیں جا کر بتانا کہ اللہ تعالی نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر تو وہ مان لیں ۔ ۔ ۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃ کا ذکر کیا ، تو اس لیے اسلام کی شرطوں کو پورا کرنا اور ماننا ضروری ہے ۔

سؤال :

کیا ممکن ہے کہ ہم یہ کہیں کہ اس کافر کا اسلام قبول کرنا بہت بڑي مصلحت ہے ،
اور اس کا بعض عبادات کو ترک کرنے کی شرط لگانا یہ قلیل فساد ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب ہے :

کبھی نہیں یہ مصلحت کس کے لیے ہے ؟ یہ اس شخص کے لیے تو مصلحت ہے لیکن اسلام کے حق میں فساد ہے ، اس لیے کہ مسلمانوں میں سے سست قسم کے لوگ یہ کہنا شروع کردیں گے کہ ہم بھی جب فارغ ہوں گے تو نماز ادا کرلیا کریں گے جس طرح یہ شخص کرتا ہے ۔

تو اس لیے یہ اسلام کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہوگا ، تو اگر یہ شخص اپنے آپ کو نجات دلانا چاہتا ہے تو اسلام کو اس کی شروط کے ساتھ قبول کرے ، اور جسے اللہ تعالی گمراہ کردے اسے کوئی بھی ھدایت دینے والا نہیں ۔ اھ

توہم سوال اور اسلام کا اہتمام کرنے والی سے یہ عرض کریں گے کہ آپ اسلام لائيں اور اسلام کو مکمل قبول کریں اور شریعت کے سارے معاملات میں اللہ تعالی کی اطاعت کریں

تو اللہ تعالی آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کو شریعت کی تنفیذ اور تطبیق کی قوت و طاقت دے گا لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ آپ اللہ تعالی کے ساتھ سچائی اور اخلاص نیت اختیار کریں

۔

پھر فرض کرلیں اگر آپ کے سامنے کوئی ایسا معاملہ آتا ہے جسے آپ عذر شرعی کی بنا پر پورا کرنے اور اس کی تنفیذ کی طاقت نہیں رکھتیں اور آپ مجبور ہوجائيں اور اللہ تعالی آپ کے صدق کو جان لے تو پھر وہ اس پر آپ کو کوئی مؤاخذہ نہیں کرے گا اور اس پر عذاب نہیں دے گا ۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو حق قبول کرنے اور اس کی پابندی سے پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل کرے ۔

واللہ اعلم

.